اسلام دینِ رحمت ہے

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

بلاشبہ اسلام دنیا میں دین رحمت ہے تمام ادیانِ الٰہیہ سماویہ میں رحمت بن کر آیا ہے، پوری انسانیت کی ہمدردی کا علمبردار ہے، اس کے دامن میں رأفت ورحمت اور اخوت وشفقت کے وہ پھول ہیں جن سے مشام عالم معطر ہے، اسلام نے دنیا کو ہمدردی ومحبت کا درس دیا ہے، اسلام آنے کے بعد تمام ارباب ادیان اپنے اپنے مذہب میں اصلاح کرنے پر مجبور ہوئے کہ اسلام کے آفتاب عالمتاب کے بعد وہ اس قابل نہ تھے کہ دنیا کے سامنے منہ دکھا سکیں، حدیث نبوی:

''لایبقیٰ بیت وبرولا مدر الاادخله الله الاسلام بعز عزیز وذل ذلیل ''یعنی کوئی خیمہ اور مٹی کا مکان باقی نہیں رہے گا مگر اللہ تعالیٰ وہاں اسلام کو داخل کردے گا، کسی معزز کی عزت اور ذلیل کی ذلت کے ساتھ۔

کا اشارہ اس مضمون کی طرف بھی ہے کہ ہر ہر گھر میں اسلام پہنچا اور ہر ہر مذہب نے اس کی خوبیوں سے فائدہ اٹھایا۔

اسلام جانوروں پر بھی رحم کرنے کی تعلیم دیتا ہے: اسلام ہی وہ مذہب ہے جس نے یہ بتلایا کہ ایک پیاسے کتے کو پانی پلاکر بھی جنت حاصل کی جاسکتی ہے اور ایک بلی کو ناحق ایذاء دینے سے انسان جہنم میں پہنچ سکتا ہے، اسلام ہی وہ مذہب ہے جو جانوروں پر بھی رحم سکھاتا ہے اور جانور ذبح کرنے کے لئے چھری تیز کرنے کا حکم دیتا ہے، اسلام ہی وہ مذہب ہے جو دنیا میں مظلوم بننے کو ذریعہ نجات سمجھتا ہے اور ناقابل برداشت تکالیف ومصائب میں صبر وحوصلہ کی تلقین کرتا ہے اور صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر وثواب کی بشارت سناتا ہے۔﴿انما یوفی الصابرون اجرهم بغیر حساب﴾

انتقام لینے کا حکم اس وقت دیتا ہے جب پانی سر سے گزر جائے اور ظلم حد سے بڑھ جائے مگر انتقام کی بھی غیر محدود اجازت نہیں دیتا بلکہ یہ شرط عائد کرتا ہے کہ انتقام، ظلم کے مماثل ہو، اس سے متجاوز نہ ہو، ارشاد ہے: ﴿فاعتدوا علیه بمثل مااعتدیٰ علیکم﴾ یعنی ''جتنا ظلم تم پر کیا گیا بس اتنا ہی انتقام لے لو، اور ''جزاء سیئة مثلها ''برائی کی سزا اتنی ہی براء ہے اور اس کے باوجود بھی اعلان فرمایا:

﴿فمن عفا وأصلح فأجره علی اللہ﴾ کہ جو شخص درگزر کرے اور درستگی واصلاح کی فکر کرے تو حق تعالیٰ ہی اجر عطا فرمائے گا۔

اسلام کا قانونِ رحمت وعدل: اسلام صرف اس وقت تلوار اٹھانے کا حکم دیتا ہے کہ جب اصلاح کے راستے بند ہو جاتے ہیں، تمام معاشرہ کے تباہ ہونے کا اندیشہ لاحق ہو جاتا ہے اور کوئی توقع خیر کی باقی نہیں رہتی، ہر طرف سے مایوسی ہی مایوسی ہوتی ہے، اس وقت شر وفساد سے عالم انسانیت کو بچانے کے لئے تلوار کا حکم دیتا ہے اور پھر بھی یہ اعلان کرتا ہے کہ بچوں کو بچاؤ، عورتوں اور بوڑھوں کو قتل مت کرو، عبادت گاہوں میں بیٹھے ہوئے عبادت گزاروں سے درگزر کرو، کیا موجودہ تہذیب کے مدعی خواہ وہ فرانس ہو یا برطانیہ امریکہ ہو یا جرمنی، روس ہو یا چین، اسلام کے قانونِ رحمت وعدل کی نظیر پیش کر سکتے ہیں؟ اسلام کی رواداری وانسانی ہمدردی کی کوئی مثال وہاں مل سکتی ہے؟

اسلامی غزوات پر اعتراض کرنے والوں کے روح فرسا کارنامے: دنیا کی جنگ عظیم دوم نے کیا کیا تباہی نہیں مچائی؟ دو ہزار میل لمبا اور چار سو میل چوڑا میدان کارزار گرم ہوا، تیس ہزار ٹینک اور پچاس ہزار ہوائی جہاز انسانی خون کی ہولی کھیلنے کے لئے آئے، ۶ برس تک انسانیت کی وہ مسلسل تباہی ہوتی رہی جس کی نظیر تاریخ ظلم واستبداد میں نہیں مل سکتی اور جس کے سامنے چنگیز و ہلاکو شرمندہ ہیں، دس دس، بارہ بارہ گھنٹے مسلسل ہوش ربا بمباری ہوتی رہی، سینکڑوں مربع میل میں نہ کوئی معصوم بچہ محفوظ رہا نہ کوئی ضعیف وناتوان بوڑھا، بچے عورتیں اور بے گناہ حیوانات تمام کے تمام ہلاک ہوئے، پہلے ہٹلر وہملر وگوبلز ومسولینی نے یہ کردار ادا کیا، پھر برطانیہ کے چرچل اور امریکہ نے اس درندگی کا ثبوت دیا، تقریباً تین کروڑ نسل انسانی تباہ ہوئی اور لاکھوں عورتیں بیوہ ہوگئیں، اسٹالن نے کتنے لاکھوں بلکہ کروڑوں انسانوں کو صرف اپنے عقیدے کمیونزم کی مخالفت کی وجہ سے تہ تیغ کیا، روس نے سمرقند وبخارا میں کیا کیا؟ فرانس نے الجزائر میں کیا کیا؟ ان مہذب بھیڑیوں اور انسان نما درندوں نے دنیا میں کیا کیا؟ اور کیا کر رہے ہیں؟ نسل انسانی کو تباہ وبرباد کرنے کے لئے ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم کے ذخائر جمع کرنے والوں نے پہلے کیا کچھ نہیں کیا اور آئندہ کیا کچھ نہیں کریں گے، کیا ان درندوں کے دلوں میں رحمت وانسانیت کا ایک شمہ بھی موجود ہے! کیا ان کو شرم نہیں آتی کہ اسلام کے مسئلہ جہاد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات پر اعتراض کرتے ہیں؟ جبکہ اس دس سال کے عرصے میں فریقین کے چند سو افراد سے زیادہ قتل نہیں ہوئے، کفر کی یہ غیر منصفانہ دھاندلی کتنی عجیب ہے کہ خود تو مظلوم اور بے گناہ انسانوں کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کے لئے کیا کیا ظلم کر رہے ہیں اور حکومتوں کے تختے الٹنے اور طرح طرح کے انقلابات لانے کے لئے کیا کیا ستم ڈھا رہے ہیں اور کیا کیا روح فرسا واقعات کرتے رہتے ہیں لیکن اگر اسلام عدل قائم کرنے کے لئے کسی بدترین مجرم کو قصاص کے طور پر قتل یا زنا جیسے قبیح جرم کے مرتکب کی سنگساری کا حکم دے تو تمام کافر چیخ اٹھتے ہیں کہ یہ عدل وانسانیت کے خلاف ہے، اگر عقول یہاں تک مسخ ہو جائیں تو

پھر جنون کا کیا علاج؟ کیا آج کل عدالتیں پھانسی کی سزائیں نہیں دیتیں؟ صد حیف کہ اسلام کے نام سے سزا ہو تو جرم ہے، اور اگر غیر اسلامی عدالت سے سزا ہو تو عین انصاف ہے۔

بریں عقل و دانش بباید گریست

اسلام میں تو کفار کی قسمیں ہیں (۱) حربی کافر (۲) ذمی کافر (۳) مستامن کافر (۴) مرتد کافر، سب کے الگ الگ احکام ہیں، پھر اسی طرح مملکتوں کی اقسام ہیں (۱) دارالاسلام (۲) دارالحرب (۳) دارالامان، سب کے علیحدہ علیحدہ شرعی احکام ہیں، بسا اوقات ان احکام کو نہ سمجھنے کی وجہ سے شبہات پیدا ہوتے ہیں، جو کافر میدانِ جنگ میں مسلمانوں سے معرکہ آراء ہوں ان کے اسلام کا رویہ نسبتاً شدت آمیز ہے اسی طرح وہ کافر جو اسلام کے خلاف ریشہ دوانیاں اور سازشیں کرنے میں مصروف ہوں ان کے حق میں اسلام کا رویہ سخت ہے اور بلاشبہ اس موقع پر شدت وسختی ہی سراپا حکمت اور عین مصلحت ہے، جب ایک مسلمان زانی کے بارے میں حق تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ولا تأخذ كم بهما رأفة في دين الله﴾ ترجمہ: ”اور دیکھو! زانی مرد و عورت پر اللہ کے دین کا حکم نافذ کرتے وقت تمہیں ان پر ترس نہیں آنا چاہئے۔“

تو مفسد کفار کے حق میں شفقت و رواداری کیونکر جائز ہوسکتی ہے؟ جب کبارِ صحابہ اور بدری صحابہ کے بارے میں مکمل مقاطعہ کا حکم شرعاً واجب ہوسکتا ہے تو کفار و مرتدین کے بارے میں اگر صحیح سزا کی قدرت نہ ہو تو بدرجہ مجبوری ان کے ساتھ مقاطعہ کیوں اسلامی اصول کے خلاف ہے؟ درحقیقت اسلام کی تمام سزائیں نہ صرف یہ کہ عدل وانصاف کے فطری اصول پر مبنی ہیں بلکہ خود مجرم کے حق میں عین رحمت اور سراپا حکمت ہیں تاکہ اسے غور وفکر کا موقع ملے اور اسلام جیسی نعمت سے محروم ہو کر ابدالآباد تک عذاب الٰہی میں گرفتار نہ ہو، دراصل اسلام ہی وہ دین سماوی ہے جس نے جرم وسزا کے درمیان فطری توازن قائم کر کے انسانیت پر عظیم الشان احسان کیا ہے جو لوگ جرائم پیشہ مفسدین اور کفار و مرتدین کے ساتھ معمولی سختی پر چیں بجبیں ہو جاتے ہیں ان کے نزدیک گویا مسلمانوں کے ساتھ ظلم کرنا تو قابل برداشت ہے لیکن کافروں اور مرتدوں کے ساتھ سختی کرنا اسلامی عدل وانصاف کے خلاف ہے، مسلمانوں کو فرضی جرائم پر مادر زاد عریاں کرنا انہیں سخت سے سخت سزائیں دینا اور ان سے انسانیت سوز سلوک کرنا تو ان کے نزدیک بالکل انصاف ہے لیکن موذی محارب کافر کو معمولی سزا دینا بھی اسلام کے خلاف ہے یعنی اسلام مسلمانوں کو اتنی بھی اجازت نہیں دیتا کہ وہ بددین موذیوں سے قطع تعلق ہی کرلیں؟ نہ معلوم عقل وانصاف اور دین دیانت کا جنازہ کیوں نکل گیا، موذی کافر کے ساتھ رحمدلی اور بے گناہ مسلمان کے ساتھ بے رحمی یہ کہاں کا فلسفہ ہے؟ کچھ محسوس ہوتا ہے کہ ایمان کا نور دلوں سے نکل چکا ہے اور کفر کی عظمت ایسی چھا گئی ہے کہ حقائق کی تمیز مشکل ہوگئی ہے۔

☆☆☆